سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَةٌ

بقرة آية: 256 البلاغة

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڎ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

﴿ لَآ إِكْرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشْدُ مِنَ ٱلْغَيِّۚ فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِۗ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ ﴾

(١) العروة الوثقى : استعارة تصريحية تمثيلية ، فقد شبَّه من يسلك سبيل الله بمن أخذ بحبل وثيق مأمون لا ينقطع ، فهو آمن من الانزلاق ، والتردِّي في مهاوي الخطل والضلال .

1. العروة الوثقى: یہ استعارہ تصریحیہ تمثیلیہ ہے۔جو آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس نے مضبوط محفوظ اور نہ ٹوٹنے والی رسی تھام رکھی ہو۔تو وہ پھسلنے اور ضلالت و گمراہی کی کھائیوں میں گرنے سے محفوظ ہے۔

(٢) الاستعارة التصريحية في استعارة الظلمات والنور للضلال والهدى .

2. استعارہ تصریحیۃ: ہدایت اور گمراہی کے لیے روشنی اور تاریکی کے الفاظ استعمال کرنے میں بھی استعارہ تصریحیہ ہے۔

(٣) في قوله تعالى : ﴿ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِۗ ﴾ فن نفي الشيء بإيجابه وهو فن عجيب فحواه أن المتكلم يثبت شيئاً في كلامه وينفي ما هو من سببه مجازاً، والمنفي في باطن الكلام حقيقة هو الذي أثبته . وحاصل ما ذكرناه أن الذين كفروا لم يسبق لهم نور حتى يخرجوا منه ، فقد يوهم ظاهر الكلام أنه كان لهم نور في الأصل، ثم أخرجوا منه، والمراد نفي النور عنهم أصلاً .

3. اللہ تعالیٰ کے فرمان یخرجونہم من الظلمات الی النور میں کسی چیز کو ثابت کر کے اس کی نفی کرنے کا فن موجود ہے۔ یہ بڑا خوبصورت فن ہے۔اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متکلم اپنے کلام میں کسی چیز کو ثابت کرتا ہے اور اس مجازی طور پر اس چیز کی نفی کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ چیز موجود ہوتی ہے۔اور جس چیز کی اس نے نفی کی ہوتی ہے دراصل اسی چیز کو ہی اس نے ثابت کیا

© copy rights reserved

ہوتا ہے۔(گویا ثابت کرنے کا مقصد اسے ثابت کرنا نہیں بلکہ اس کی نفی کرنا ہوتا ہے)جو کچھ ہم نے کہا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے پاس سرے سے روشنی تھی ہی نہیں کہ جس سے وہ نکلتے، کلام سے صرف ظاہری طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے پاس اصل میں روشنی موجود تھی پھر ان کو اس روشنی سے نکال دیا گیا۔دراصل یہاں ان کے پاس روشنی موجود ہونے کی سرے سے نفی ہے۔اس پر مزید بحث اسی کتاب میں آئے گی۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ باب المشاکلہ سے ہو(یعنی ظاہری طور پر یہ محسوس ہوتا ہے لیکن دراصل ایسا نہیں ہے)خلاصہ یہی ہے کہ انہیں جو روشنی سے نکالنے کی بات ہو رہی ہے وہ نکالنا بھی پہلے جیسا ہی ہے۔تو یہاں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ کفار کے پاس اصل میں ایمان تھا ہی نہیں۔

(٤) جمع الظلمات وأفرد النور لسر بلاغيٍّ عجيب، وهو ينطوي على الإشارة إلى وحدة الحق وتعدد أنواع الظلمات التي هي الضلالات وما أكثرها! ولأن طريق الحق واضحة المعالم لا لبس فيها، ولا تشعّب في مسالكها، أما طريق الضلال فهي ملتبسة على من يسلكها.

4. اللہ تعالی نے ایک خوبصورت بلاغی راز کی وجہ سے ظلمات کو جمع اور نور کو مفرد ذکر کیا ہے۔اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حق ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اور ظلمات جو کہ دراصل گمراہیاں ہیں ان کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں۔اور اس لئے کہ حق کے راستے کی علامات واضح ہوتی ہیں اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا اور اس میں چلنے سے راستے بہت سے نہیں ہوتے اور گمراہی کا راستہ اپنے چلنے والوں کے لئے غیر واضح ہوتا ہے۔

© copy rights reserved